Abstract of thesis in fulfilment of the requirements for the degree of
DOCTOR OF PHILOSPHY in Urdu.

Name : Najmus Saher
Supervisor : Prof. Shamim Hanfi
Title : "Rashidul Khairi key Afsanvi Adab ki Funni aur Samaji Jegten"

Department of Urdu
Jamia Millia Islamia

اردو کی ادبی تاریخ میں راشد الخیری کا ایک اہم مقام ہے۔ وہ ایک خوش بیان خطیب، ماہر تعلیم اور عربی زبان و ادب کے عالم تھے۔ اردو کے افسانوی ادب میں راشدالخیری صحیح معانی میں نذیر احمد کے جانشین تھے۔ انھوں نے اپنی بیشتر تصانیف میں طبقۂ نسواں کے معاشرتی مسائل، ان کی ذہنی کشمکش اور گھریلو الجھنوں کو موضوع بنایا۔ اور اس طبقے کو درپیش تمام مشکلات و مسائل کا حل بھی پیش کرنے کی کوشش کی۔ اس جہت سے اردو میں سب سے زیادہ ناول اور افسانے غالبًا راشدالخیری نے لکھے ہیں۔ لہٰذا ان کے فنی کارنامے اور اردو ادب پر اس کارنامے کے مجموعی اثرات کا جائزہ و مطالعہ ہر لحاظ سے توجہ کے قابل ہے۔

راشدالخیری بہ ظاہر ایک مٹتی ہوئی تہذیب اور بکھرتی ہوئی اجتماعی زندگی کے نوحہ گر محسوس ہوتے ہیں مگر ان کی تحریریں، اردو ناول کی تاریخ سے قطع نظر، دو اور حوالوں سے اہم اور لائق توجہ محسوس ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہوش ربا تبدیلیوں کے دور میں انھوں نے ماضی کے احساس کو برقرار رکھا اور اس سلسلے میں ایک مربوط اور منظم اخلاقی موقف پر ثابت قدم رہے۔ دوسرے یہ کہ انھیں ہند اسلامی تہذیب کے منتشر ہوتے ہوئے شیرازے اور اس کے واقعاتی سیاق کا گہرا علم ہی نہیں بلکہ تجربہ بھی تھا۔ راشد الخیری کا مشاہدہ وسیع، ان کا ادراک عمیق اور ان کی بصیرت تیز تھی۔ علاوہ ازیں وہ اپنے مشاہدوں، تجربوں اور بصیرتوں کو قصے کی زبان میں منتقل کرنے کا سلیقہ بھی بہت رکھتے تھے۔

آج اردو ناول نگاری اپنی ایک صدی مکمل کر چکی ہے۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ راشد الخیری کے افسانوی ادب کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا وہ منتشر اور مختصر اوراق یا سطور کی شکل میں ملتا ہے۔ اور جیسا بھی لکھا گیا ہے اس سے راشد الخیری کے افسانوی ادب کے فکری اور فنی پہلوؤں کی وضاحت نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی ان کی شخصیت اور فن کے باہمی تعلق پر تاریخی تسلسل کے ساتھ روشنی پڑتی ہے۔ اس احساس کے پیش نظر میں نے اپنے مقالے کا موضوع ''راشد الخیری کے افسانوی ادب کی فنی اور سماجی جہتیں'' منتخب کیا اور اس کے مندرجہ ذیل عنوانات قائم کئے۔

پہلا باب: بیسویں صدی کے ہندوستان میں سماجی اور علمی بیداری

(i) انگریزی ۔۔، اثرات۔ سماجی اور علمی بیداری کی تحریکیں

(ii) اردو ادب کی نشاۃ ثانیہ

دوسرا باب:

اردو افسانوی ادبی کا نیا رخ

(i) داستانی ادب کی روایات

(ii) اردو ناول پر مغربی اثرات

تیسرا باب:

راشد الخیری کا ابتدائی افسانوی ادب

اصلاحی و معاشرتی ناولوں کا فنی اور سماجی مطالعہ۔

چوتھا باب:

راشد الخیری کی دوسری افسانوی تخلیقات

تاریخی ناول اور مذہبی اور سوانحی تصانیف

پانچواں باب:

راشد الخیری کے افسانے، مضامین اور شاعری

چھٹا باب:

راشد الخیری کا افسانوی ادب

فنی اور سماجی جہات

ساتواں باب:

راشد الخیری شخصیت اور حالات کا سرسری جائزہ۔

آٹھواں باب:

اردو افسانوی ادب میں راشد الخیری کا مرتبہ

پہلے باب میں ان سیاسی حالات، تعلیمی و سماجی انقلاب اور اصلاحی تحریکوں کا بیان ہے جو برطانوی حکومت و افکار کے زمانہ عروج میں برگ و بار لائیں اور جن کے زیر اثر اصلاح معاشرت وتجدید مذہب کی تدابیر اختیار کی گئیں۔ ان تحریکوں نے ہندوستانیوں کو مغربی علوم سے واقف کرانے کے ساتھ ہی ساتھ مذہبی عقائد و مسائل کو عقلی معیاروں پر پرکھنے کی ترغیب بھی دی۔ اس باب میں خصوصیت کے ساتھ سرسید کی تعلیمی و اصلاحی تحریک اور ان کے رفقاء کی تعلیمی و اصلاحی کاوشوں کا قدرے تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ نیز اردو کی ادبی نشاۃ ثانیہ کے تحت ادب کی مختلف اصناف مثلاً افسانہ تنقید، اور تذکروں کی ارتقائی کیفیت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

دوسرے باب میں ۱۸۵۷ء تک شمالی ہند میں منظوم اور منثور قصوں اور داستانوں کے ارتقاء کا مختصراً جائزہ لیا گیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ہم ان ادب پاروں اور ۱۸۵۷ء کے بعد لکھے گئے ادب میں امتیاز کرسکیں۔ اور ان محرکات کو بھی سمجھ سکیں جن کی بنا پر ادب اور زندگی میں تیزی سے تبدیلیاں واقع ہورہی تھیں اور ہماری نثری اصناف ان محرکات کے باعث اپنے پیکر بدل رہی تھیں۔ نیز اس امر پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ جب مغرب کے ادب سے اخذ و استفادہ کا دور شروع ہوا تو ہمارے ادیبوں کی نظر انگریزوں کے متوسط طبقے کے بارے میں لکھے گئے اصلاحی ادب پر پڑی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دور اور ماحول کی اصلاحی ضرورتوں کے پیش نظر مغرب کے اخلاقی و اصلاحی ناولوں سے متاثر ہوکر ناول لکھنے شروع کیے۔

تیسرے باب میں راشد الخیری کی ان ابتدائی افسانوی تخلیقات کا سماجی و فنی جائزہ پیش کیا گیا ہے جو معاشرے کی اصلاح اور طبقہ نسواں کی تربیت کا بہترین وسیلہ ہیں۔

چوتھے باب میں راشد الخیری کی تاریخی اور مذہبی تخلیقات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ راشد الخیری نے بھی شرر کی طرح مسلمانوں کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنے اور ان کے فعال و تابندہ ماضی کو یاد دلانے کی غرض سے تاریخی ناول لکھے۔ تاکہ ان واقعات کو پردہ گمنامی سے روشنی میں لاکر مسلمانوں کو ان کی تاریخ سے آگاہ کرسکیں۔ ان کا مقصد ان غلط فہمیوں کو دور کرنا بھی تھا جو مسلمانوں اور اسلام کے بارے میں متعصب پادریوں اور عیسائی مورخوں کی گمراہ کن تبلیغ کی بدولت برصغیر کے غیر مسلموں میں عام ہوگئی تھیں۔

اس باب میں ہم نے اس امر پہ بھی روشنی ڈالی ہے کہ مذہب کے حوالے سے لکھی گئی کتابوں میں انھوں نے خلاف عقل اور اہانت آمیز باتیں، غلط روایات، جھوٹی اور لغو باتوں کی تردید کر کے دراصل عورتوں کے حقوق کی حمایت کی ہے۔ ان تصانیف میں راشد الخیری نے مذہبی عقائد کو وسیلے کے طور پر استعمال کیا ہے۔ انھوں نے جہالت، رسمی مذہب اور توہم پرستی کے شکار مسلمانوں کو اصلاح و بقا کا سبق اپنے مخصوص تصورات اور نظام اقدار کی تشریح وتعبیر کے ذریعہ دیا ہے۔

پانچویں باب میں راشد الخیری کی افسانہ نگاری، مضمون نگاری اور شاعری کا الگ الگ تنقیدی مطالعہ پیش کیا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ ان کے عہد کے تاریخی اور تہذیب پس منظر میں ان کی تخلیقات کی فنی قدرو قیمت متعین ہوسکے۔

چھٹے باب میں راشد الخیری کی افسانوی تخلیقات کا مجموعی طور پر فنی اور سماجی جائزہ لیا گیا ہے۔ اور کوشش کی ہے کہ ان کے ناولوں سے متعلق غلط فہمیوں کی تردید کر کے یہ ثابت کیا جائے کہ راشد الخیری نے اپنے عہد کے حالات، نفسیات اور بدلتے ہوئے زمانے کی ضرورتوں کے پیش نظر قلم اٹھایا تھا۔ ان کے ناولوں میں حقیقت نگاری کے ساتھ ساتھ کرداروں کی نفسیات، فطری مکالمے، سماجی شعور، بیان واقعہ، منظر نگاری، پرکشش زبان و بیان اور زندگی سے متعلق ایک مخصوص نقطہ نظر، جو ناول کے خصوصی عناصر ہیں، وہ سب نظر آتے ہیں۔

ساتویں باب میں راشد الخیری کے حالات زندگی مختصر طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ ان کی زندگی پر تفصیلی باب لکھنے کی ضرورت اس لئے پیش نہیں آئی کہ میں نے ان کی مفصل سوانح حیات بنام ''راشد الخیری اور کارنامے'' ایم فل کے مقالے میں تحریر کی تھی۔ اس لئے یہاں راشد الخیری کی زندگی کے صرف ان اہم اور روشن پہلوؤں کا ذکر مناسب سمجھا۔ جن سے ان کی شخصیت کے خط و خال ابھر کر سامنے آسکیں۔ اور اس شخصیت کی ساخت و پرداخت کے پس منظر میں ہم ان کے ادبی اور فنی کارناموں کو سمجھ سکیں۔

آٹھویں باب میں راشد الخیری کی قصہ گوئی کی جدت، ندرت، تخلیقی اور اختراعی قوت، اپنے زمانے اور زندگی پر ان کی نظر اور انسانوں سے متعلق ان کی گہری ہمدردانہ بصارت و بصیرت کا اعتراف کرتے ہوئے اردو ادب میں ان کا مرتبہ تعین کرنے کی کوشش کی ہے۔